زر کی لین دین پر فقہی تحقیق:

سونا یا چاندی قرض میں دیکر قیمت واپس لینے کی شرعی حکم

جاری کردہ۔ دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی سونے کا قرضہ دیتا ہے، تو پھر اس قرضہ کی وصولی کس طریقے سے کی جائیگی۔

(۱)۔ سونے، چاندی میں ادھار جائز ہے یا نہیں؟

(۲) قرض کی واپسی کے لئے یوم الاداء کی قیمت ضروری ہے؟ یا یوم الوجوب، یوم القبض کی قیمت ضروری ہے؟

متعلم محمد حفیظ اللہ شریک دورہ حدیث المرکز الاسلامی۔

الجواب بعون الملک الوہاب:

بطور ضابطہ یہ بات ملحوظ رہے کہ اشیاء ربویہ میں خرید وفروخت کے معاملے کے وقت، کمی، زیادتی اور ادھار ناجائز ہے، لیکن قرض کا معاملہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ قرض تبرع اور احسان ہے۔ اس کا کچھ عوض نہیں ہوتا۔ بلکہ مقررہ مدت کے بعد اس شئی کا بدل واپس کیا جاتا ہے

''والحجة فی ذالک ما قال العلامة ابو بکر الکاسانی لان القرض للمال تبرع الا تریٰ انه لا یقابله عوض للحال فکان تبرعا للحال فلا یجوز الا ممن یجوز منه التبرع اه وقال فی موضع اٰخر : ومنها ان یکون مما له مثل کالمکیلات والموزونات والعددیات المتقاربه فلا یجوز قرض ما لا مثل له من المزروعات والمعدودات المتقاربه لا نه لا سبیل الیٰ ایجاب رد العین ولا الیٰ ایجاب ردالقیمة لا نه یؤدی الیٰ المنازعة لاختلاف القیمة باختلاف تقویم المتقومین فتعین ان یکون الواجب فیه ردالمثل فیتخصص جوازه بما له مثل'' (بدائع الصنائع ۷/ ۳۹۵)

(۲) دوسری یہ کہ امام ابو یوسفؒ کے نزد اقراض اور استقراض کی حیثیت اعارہ کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس میں تاجیل لازم نہیں اگر یہ بھی دوسری معاوضات کی طرح معاوضہ ہوتو تاجیل کے شرط لازم ہونا چاہئے تھا۔ اور اقراض الدراہم والدنانیر کی صورت میں افتراق قبل القبض سے یہ عقد باطل ہوجاتا جبکہ اس میں افتراق قبل القبض جائز ہے۔ کما فی البدائع:۔۔۔

''قوله :.وکذا قراض الدراهم والدنانیر لا یبطل بالافتراق قبل القبض رأی قبض البدلین)وان کان مبادلة

لبطل لأنه صرف والصرف يبطل بالا فتراق قبل قبض البد لين وكذا اقراض المكيل لا يبطل با لا فتراق ولو كان مبادلة لبطل لا يبطل با لا فتراق لأ نه صرف والصرف يبطل با لا فتراق قبل القبض البد لين وكذا اقراض المكيل لأن بيع المكيل لمكيل مثله فى الذمةلايجوز فثبت بهذه الد لا ئل ان الا قراض اعارة "
(بدائع الصنائع ۷/ ۳۹۲)

مذکورہ بالاعبارات کی روشنی میں صورت مسؤلہ کا جواب واضح ہوا کہ چاندی یاسونے کوقرض پر دینا جائز ہے۔اورواپسی میں عین چاندی یا سونا دینا جائز ہے۔اگرچہ یہ مبادلہ عقد صرف ہے۔جس میں ادھارحرام ہے۔تاہم قرض کی صورت حرمت سے مستثنیٰ ہے۔

(۳) قرض کی واپسی کی صورت میں کس قیمت کا اعتبار ہوگا؟اس سلسلہ میں بھی ملحوظ رہے۔کہ قرض واستقراض چونکہ صرف اشیاء مثلیہ میں جائز ہے۔جیسے مکیلی،موزونی اور معدودی متقارب جیسے اخروٹ،انڈاوغیرہ نیز یہ بھی واضح رہے کہ مثلی ہروہ چیز ہے۔جس کے احاد میں تفاوت نہ ہو۔اگرچہ ان کے قیمت میں فرق یسیر ہو۔تاہم معتد بہ فرق نہ ہو۔

"كما فى الشاميه قوله: فى مثلى) هو كل ما يضمن بالمثل عند الا ستهلاك وفى الرد . (قوله فى مثلى) كالمكيل والموزون والمعدو دالمتقارب كا لجوزو البيض : وحاصله : ان المثلى ما لا تتفاوت احاده: أى تفاوتا تختلف باا لقيمة قال نحوا لجزار تتفاوت احاده تفا وتا يسيراً" اه (ردالمحتار مع الدر : ۷/ ۳۸۸)

پس جواشیاء مثلی نہ ہوقیمتی ہوجیسے، حیوان،لکڑی،زمین وغیرہ جن کے احاد میں قیمت کے اعتبار سے فرق کثیر پڑسکتا ہے۔ان چیزوں کے استقرض قرض میں لینا جائز نہیں،اس لئے کہ ان کے ھلاکت کی صورت میں اس کے مثل کاردمشکل سہی ممکن بھی نہیں ہے۔

"كما فى الدر مع الرد قوله: لا فى غيره من القيميات) كحيوان وحطب وعقار وكل متفا وت تعذرالرد ". (۷/۳۸۸)

لہذامذکورہ عبارات سے معلوم ہوتا ہے۔کہ قرض سونا وچاندی چونکہ (مثلی) موزونی ہے۔جن کے واپسی پراس کے مثل واپس کرنا ضروری ہوگا،تاہم اگر قیمت واپس کرنا ہوتو چونکہ سونا اور چاندی کے قیمتوں میں اتارچڑھاؤ ایک واضح حقیقت ہے۔لیکن قرض کی واپسی میں اس میں وہی معتبر ہوگا جو یوم القبض تھا۔"نہ یوم الادا كما فى الرد قوله: ولم يذكر حكم الغلاء والر حض وقد منا اولا البيو ع انه عندا بى يوسف تجب قيمتها يوم القبض ايضاً وعليه الفتوىٰ كما فى البزازية والذ خيره والخلاصة" (ردالمحتار : ۷/ ۳۹۰) مكتبه امداديه)

سونے کے زیورات قرض میں دیکران کی قیمت واپس لینا۔

احسن الفتاوٰی میں حضرت مولانا مفتی رشید احمدؒ لدھیانوی ایک سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں: کہ زیور کی اس کی قیمت لینے میں شبہ ربوا کی کوئی وجہ نہیں:

" قال العلائى رحمه الله : (و) صح (بيع من عليه عشرة دراهم) دين (ممن هى له) أى من دائنه فصح بيعه منه

(دينار ابها) اتفاقا وتقع المقاصة بنفس العقد اذلا ربوا في دين سقط. وقال : ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ) قوله:(وتقع المقاصة بنفس العقد) بلا توقف علىٰ ارادتهما لها بخلاف المسئلة الآتية فيه ووجه الجواز انه جعله ثمنه دراهم لا يجب قبضها ولا تعيينها بالقبض وذالک جائز اجماعا لان التعين للاحتراز عن الربوا ربوا النسيئه ولا ربوا في دين سقط انما الربوا في دين يقع الخطر'' (ردالمحتار ص ٢٦٢ ج ۴)

البتہ اگر زیور کی بجائے زیور ہی لے جائے تو مبادلۃ الجنس بالجنس ہونے کی وجہ ربوا ہونے کا مغالطہ ہوسکتا تھا؟ مگر درحقیقت اس صورت میں بھی ربوا نہیں بلکہ یہ قرض ہے۔ ربوالنسیئہ جب ہوتا ہے۔ کہ مبادلۃ الجنس بغیر الجنس ہو یا مبادلۃ الجنس بالجنس ہو اور اس میں لفظ بیع یا مبادلۃ یا معاوضہ استعمال کیا گیا ہو۔ اگر جنس دیکر وہی جنس واپس لینے کا معاملہ کیا ہو مگر بیع یا مبادلہ یا معاوضہ کے الفاظ نہیں کہے تو یہ قرض ہے۔ خواہ قرض کا لفظ کہے یا نہ کہے اور یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۷/ ۱۷۴ باب القرض والدین)۔

والله سبحانه وتعالىٰ اعلم

کتبہ
نعمت اللہ حقانی
دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں
۱۸/۳/۱۴۲۷ھ/۱۷/۴/۲۰۰۶ء

الجواب صحیح
عظمت اللہ بنوی
دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں
۱۸/۳/۱۴۲۷ھ/۱۷/۴/۲۰۰۶ء

جامعه المركز الاسلامی
کا عظیم علمی، فقہی، تحقیقی شاہکار
مجموعہ مقالات دوسری بنوں فقہی کانفرنس
ترتیب وتدوین کے آخری مراحل میں، جس میں
بناولنٹ فنڈ، اجتہاد اور عصر حاضر، اعضاء کا انتقال اور پیوندکاری، گروپ انشورنس، اسلام کا قانون بین الممالک، ھبہ میں قبضہ کی شرعی حیثیت، گریجویٹی پوسٹ مارٹم فساد وعدم فساد صوم کا معیار، عصر حاضر کا چیلنج اور علماء کرام کی ذمہ داریاں، ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں پر بحث اور اس کا حل، موجود معاشی مسائل کا حل فقہی مواد کی تشکیل جدید، تعزیر بالمال کی شرعی حیثیت، موجودہ انتخابات، سودی نظام کا اسلامی متبادل حل، بیع بالوفاء، اختلاف مطالع ورمضان وعیدین کی وحدت، انسانی حقوق، رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، قادیانی کفر کے کس قسم میں داخل ہیں، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مجموعہ سود در بن، یہودی وعیسائی تنظیموں کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کا شرعی تصور، احتساب وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر تفصیلی مقالات شامل اشاعت ہیں۔ جو کہ بڑی محنت اور کاوشوں سے کتابی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ جلد ہی اپنی کاپی محفوظ فرمائیں۔
برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں فون:0928-331353 فیکس نمبر:0928-331355
ای میل almarkazulislami@maktoob.c